اداریہ:

حضرت صادق آل محمدؑ کی علمی وثقافتی خدمات

اسلامی علوم کی تاریخ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی شخصیت اتنی جامع اور نمایاں حیثیت کی حامل ہے کہ شیعہ علماء دانشوروں کے علاوہ اہلسنت کے علماء عرفا، بھی ان سے خصوصی عقیدت رکھتے ہوئے ان کی عظیم شخصیت اور علمی مرتبہ کی بھرپور ستائش بھی کی ہے۔ اسلام کے نامور فقہا اور عظیم المرتبت دانشمندوں نے ان کی علمی عظمت اور ان کے فضل وکمال کو عدیم المثال قرار دیا ہے۔ درحقیقت امام جعفر صادق علیہ السلام کی علمی شخصیت کے مکمل وبھرپور مطالعہ کے لئے ان کے دور کے سیاسی، سماجی اور علمی وفکری حالات کا جائزہ لینا لازمی ہے۔ عصری حالات کے مطالعہ کے ذریعہ ان کی عالمانہ خدمات کا محققانہ تجزیہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

درحقیقت امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ فکری وثقافتی تحریک کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں اسلامی معاشرہ میں عدیم المثال علمی ذوق وشوق پایا جاتا تھا اور لوگ مختلف النوع علوم ومعارف مثلاً قرأت قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور علم کلام کے ساتھ ہی ساتھ لوگ علم طب، فلسفہ، نجوم اور علم ریاضیات میں مہارت حاصل کرنے میں لگے ہوئے تھے اور ہر صاحب فکر ودانش اپنے ثقافتی سرمایہ کو بازارعلم میں پیش کردیتا تھا۔

سیاسی اورسماجی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ تاریخ اسلام کا انتہائی طوفانی دور تھا۔ ایک طرف بغاوتوں اور انقلابوں کا سلسلہ جاری تھا اور ان میں ابوسلمہ اور ابومسلم خراسانی کے انقلابات کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ دوسری طرف اس زمانے میں مختلف مکاتب فکر اور فلسفیانہ وکلامی نظریات بھی منظر عام پر آچکے تھے جو امت اسلامیہ اورمفتوحہ ممالک کے لوگوں کے درمیان پیداہونے والے تعلقات اور خارجی افکار وعقائد سے اسلامی افکار ونظریات سے ٹکراؤ اور تال میل کا نتیجہ بھی تھے۔ اس زمانہ میں امت اسلامیہ بھی مختلف فرقوں اورشعبوں میں منقسم ہوچکی تھی اور ان فرقوں کے درمیان بحث ومباحثہ کا بازار بھی گرم تھا۔

سیاسی اعتبار سے حاکمیت واقتدار بنی امیہ سے بنی عباس کے ہاتھوں میں منتقل ہورہی تھی اور

یہ دونوں حکمراں خاندان ایک طویل مدت تک آپسی ٹکراؤ، کشمکش اورلڑائی جھگڑوں میں ہمہ تن سرگرم تھے۔ سیاسی اور سماجی اعتبار سے رونما ہونے والے اس نشیب وفراز کے دوران امام جعفر صادق علیہ السلام کوحقیقی اسلام کی پیروی کرتے ہوئے علمی وثقافتی سرگرمیوں کا مناسب موقع حاصل ہوگیا اور انہوں نے اس موقع سے بھرپور فائدہ بھی اٹھایا۔ ایسے نامساعد حالات میں شیعوں کے چھٹے امام نے ہرفرد مسلمان کی فکرکو الحاد، بدبینی، کفراور زندقہ کے گمراہ کن عقائد سے پوری طرح محفوظ رکھا۔ ایسے بحرانی اور پرآشوب حالات اور اسلامی دنیا میں موجود غیرمعمولی فکری انتشار کے ماحول میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کو نہایت واضح اور نورانی انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کردیا۔ جس کا فطری نتیجہ یہ بر آمد ہوا کہ اسلام محمدی انحرافات اور عصری گزند ونقصانات سے پوری طرح محفوظ ہوگیا۔ انہوں نے تعلیمات اہلبیتؑ اور شیعی احکام وکلام کی ایسی ترویج واشاعت فرمائی کہ مذہب شیعہ ان کے نام کی نسبت سے مذہب جعفری کے نام سے مشہور ہوگیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فکری مکتب کی تاسیس کو اپنا فریضہ اور میدان علم ودانش کو اپنے لئے میدان جہاد قرار دیا۔

حضرت صادق آل محمدؑ نے موجودہ مناسب سیاسی موقع اور عصری تقاضوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اپنے والد گرانقدر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی علمی وثقافتی تحریک کی سرپرستی شروع کردی اور اپنی تحقیقی راہ وروش کے ذریعہ اسلامی علوم ومعارف میں ایک عظیم اور نمایاں انقلاب پیدا کردیا۔ اس دور میں رائج عقلی ونقلی علوم کے میدان میں ہشام بن حکم، ابان بن تغلب، محمد بن مسلم، ہشام بن سالم، مومن طاق، مفضل بن عمر اور جابربن حیان جیسے عظیم اور نمایاں شاگردوں کی تربیت کا اہم کارنامہ انجام دیا جن کی تعداد چار ہزار سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک شاگرد عظیم علمی شخصیتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے آنے والے وقت میں اسلامی علوم ومعارف کی ایسی خدمت انجام دی کہ انہیں دور حاضر میں بھی اسلام علوم کا شہرہ تابناک کہا جاسکتا ہے۔

مختلف النوع علوم ومعارف مثلاً فقہ، کلام، کیمیا، نجوم اور طب کے میدان میں ان کا نام علماء ودانشمندوں کی زبان پرآج موجود ہے۔ علم طب مین حضرت کومکمل دسترس حاصل تھی ''توحید مفضل'' نامی رسالہ میں انہوں نے اشیاء کی فطرت، دواؤں، جسمانی اعضاء کی ساخت وشناخت کے سلسلے میں جوعلمی بحث اور موشگافیاں کی ہیں اور ایک ہندوستانی طبیب سے ملاقات کے دوران جو علمی مناظرہ

انجام دیا ہے اس کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ علم طب میں ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا دوسرا اہم علمی کارنامہ معتبر اسناد و مدارک کے ساتھ پیغمبر اکرمؐ کی احادیث کا بیان ہے۔ واضح رہے کہ مذہب اسلام سے مکمل واقفیت و آگاہی کا بنیادی ذریعہ قرآن مجید اور آنحضرت کی سیرت طیبہ ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں نے اپنے شرمناک ہتھکنڈوں کے ذریعہ پہلے تو قرآن مجید میں تحریفات کی ایجاد کے ذریعہ امت اسلامیہ کو متضاد ومتخاصم فرقوں میں تقسیم کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس سلسلے میں ناکامی سے ہمکنار ہونے کے بعد ان لوگوں نے غلط ،کمزور اور غیر مستند حدیثوں کا انبار لگادیا تاکہ لوگ سیرت نبوی کے سلسلے میں گمراہی کا شکار ہوجائیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے دور میں علم حدیث کو انحرافات اور غلط بیانیوں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کی جس کے نتیجے میں اسلام کی جملہ شاخوں کے علماء نے اپنی گرانقدر کتابوں میں ان کی احادیث نقل فرمائی ہے اور ان کی روایت کو غیر معمولی اہمیت بھی دی ہے۔

جی ہاں ! آج بھی حقیقی اسلام کے تعارف میں قرآنی تعلیمات اور علم حدیث کا بنیادی کردار ہے اور صادق آل محمدؐ نے ان علوم ومعارف کو اتنا اجاگر کردیا ہے کہ انحراف، اختلاف اور جہالت کی تاریکی اسلام کی نورانیت میں ہرگز کوئی کمی نہیں پیدا کرسکتی اور قرآن وحدیث پر عمل پیرا رہنا ہی حقیقی ''راہ اسلام'' ہے۔ والسلام